خاتمی صاحب کا فوٹو

امریکی دھمکیوں کے مقابلے میں

صدر جمہوریہ اسلامی ایران کا جواب:

اسلام آزادی اور آزادی خواہی کا منادی ہے۔

اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد تقریباً چوتھائی صدی گزر چکی ہے لیکن آج بھی عالمی سامراج کی حتی الامکان کوشش یہ ہے کہ اس عظیم الشان انقلاب کو اختلافات کا مجموعہ قرار دیتے ہوئے عالمی برادری کو اس سے پوری طرح بد گمان کر دیا جائے۔ چنانچہ ایران کی حکمراں جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کرنا، ایک جماعت کو اصلاح طلب اور دوسری جماعت کو بنیاد پرست بتاتے ہوئے دونوں کے درمیان بے بنیاد اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا امریکی سیاست کا وطیرہ رہا ہے۔ جماعت میں شامل افراد کے طریقہ کار میں اختلاف کے وجود سے انکار ناممکن ہے لیکن یہ نہ بھولنا چاہئے کہ دونوں کا مقصد ایک ہے اور ایرانی حکمرانوں کے سامنے ایسی نمونہ روزگار شخصیتوں کا کارنامہ حیات موجود ہے جو ذات اور مقصد کے درمیان ٹکراؤ کی صورت میں اپنی ذات کو اپنے پیروں سے کچل کو مقصد کو گلے لگا لیا کرتے تھے۔ ذیل میں امریکی دھمکیوں کے مقابلے میں حجت الاسلام سید محمد خاتمی کے مختصر مگر جامع بیان سے اس

بات کی بھرپور وضاحت ہو جاتی ہے۔ (ادارہ)

نوروزاور عاشورای حسینی کے موقع پر قائد عظیم الشان کے تاریخ ساز خطاب سے قبل ایرانی حکمراں جماعت سے وابستہ ذمہ داروں کو مخاطب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ سید محمد خاتمی نے واقعہ کربلا کو منطق حق وعدالت واصلاح اور منطق فساد، ظلم اور شدت پسندی کے درمیان ٹکراؤ کا نمونہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ تاریخ اسلام ہی نہیں بلکہ تاریخ عالم میں بھی حسینی انقلاب نے ہمیشہ آزادی طلب اور خدا پسندانہ تحریکوں کو جنم دیا ہے۔ اسلام در حقیقت آزادی اور آزادی طلبی کا منادی رہا ہے اور گذشتہ صدی کے دوران ایران میں رونما ہونے والی تمام آزادی طلب تحریکیں مذہبی عنصر اور مذہبی شخصیتوں کی نمایاں کارگردگی کی حامل رہی ہیں۔

صدر خاتمی نے مغربی دنیا میں رونما ہونے والی علمی کامیابیوں کے ظاہری چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کے باطنی چہرے کو سامراجیت سے وابستہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: انقلاب مشروطیت، تیل کی تجارت کو قومی ملکیت قرار دینے والی ایرانی تحریک، دیگر ایرانی تحریکات اور آخری مرحلہ میں انقلاب اسلامی ایران کے دوران مغربی دنیا کا سامراجی چہرہ بالکل بے نقاب ہو چکا ہے۔

اسلامی انقلاب کی کامیابی کی وجہ سے دنیا کی بڑی طاقتوں کے مفادو مصالح خطرے میں پڑ گئے چنانچہ ان طاقتوں نے ایران اور اسلامی نظام حکومت کے خلاف مختلف النوع الزامات کی بھرمار کردی اور یہ کوئی خلاف امید بات نہیں ہے۔ ان حقائق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صدر محمد خاتمی نے فرمایا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے ذمہ دار عوام اور حکمرانوں کو ایرانی استقامت، امن وسلامتی اور اسلامی انقلاب کی نعمتوں اور برکتوں کا دفاع کرنے کے لئے ہمیشہ آمادہ رہنا چاہئے کیونکہ ہمارے علاقے کی سلامتی در حقیقت ایران کی ثابت قدمی اور سلامتی وابستہ ہے۔

انفرادی شناخت پر مبنی اسلامی جمہوریہ ایران کی سیاست پر تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کی وہ بڑی طاقتیں اُن ملکوں کے لئے بہت بڑا خطرہ بن گئی ہیں جو اپنی انفرادی پہچان کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ در حقیقت دنیا کے چھوٹے اور ترقی کی راہ پر گامزن ملکوں سے بڑی طاقتوں کا بنیادی مطالبہ یہ ہوا کرتا ہے کہ ان کی غیر مشروط پیروی کرتے رہیں اور دنیا کے ہر گوشے میں ان طاقتوں کے ناجائز مفاد

ومصالح کا دفاع بھی کرتے رہیں۔ انھوں نے مزید فرمایا۔ "درحقیقت شرارت آمیز الزامات واتہامات ان لوگوں کی حرکت ہے جو دنیا کو ایٹمی ہتھیاروں کی دھمکی دے رہے ہیں۔

قومی سلامتی تنظیم کے سربراہ حجت الاسلام سید محمد خاتمی نے دنیا پر ایک قطبی نظام کے نظریہ کو مسلط کرنے کی کوشش میں سرگرم امریکی حکمرانوں کی کوشش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ ملت ایران اپنی دینی بنیاد اور اسلامی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے ظلم وزورگوئی کے سامنے ہرگز سر تسلیم خم نہ کرے گی کیونکہ اس کا عقیدہ وایمان ہے کہ دھمکی اور رعب ودبدبہ پر مشتمل موجودہ صورتحال کا خاتمہ دنیائے بشریت کے حق میں انتہائی مفید اور کارآمد ثابت ہوگا۔

صلح وعدل اور باہمی عزت واحترام نیز انسانی اقدار کی قدر وقیمت پر مبنی اسلامی جمہوریہ ایران کی دعوت کا ساری دنیا استقبال کرتی ہے جبکہ اپنی ظالمانہ دھمکیوں کی وجہ سے امریکہ غیر معمولی تنہائی سے دوچار ہے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صدر خاتمی نے فرمایا کہ سردست امریکی حکمراں ۱۱ر ستمبر کو نیویارک میں رونما ہونے والے دردناک حوادث کی وجہ سے امریکی شہریوں کے مجروح جزبات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے دنیا کو ایک وحشت ناک جنگ کی آگ میں ڈھکیل دینا چاہتے ہیں اور اس میں دورائے نہیں کہ امریکی عوام آنے والے وقت میں اپنے حکمرانوں سے ان کی بداعمالیوں کا ڈٹ کر حساب لیں گے۔

صدر خاتمی نے ایک ترقی پذیر ملک میں سلیقہ اور روش کار میں اختلاف کو جائز اور فطری قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک قانونی چوکھٹے کے اندر رہتے ہوئے لوگوں کے مختلف جائز مطالبات کو پورا کرنا ایک فطری امر ہے اور امریکی ماہرین سیاست کو کسی قسم کے توھم ومغالطے میں نہ پڑنا چاہئے کہ ایران میں ایسی صورتحال پیدا ہو جائے گی کہ ان کی دھمکیوں کے مقابلے میں لوگ اپنے ہاتھ اوپر اٹھالیں گے یعنی ان کے مقابلے میں ہتھیار ڈال دیں گے۔

انھوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر خدانخواستہ امریکہ نے اپنی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنادیا تو ہم اپنی اور اپنے انقلاب کی بقاو موجودیت کے لئے بھرپور طریقے سے دفاعی اقدام

کریں گے اور اس سلسلے میں ہر ممکن مادی معنوی وسائل وامکانات سے کام لیں گے۔

اس تقریر کے دوران صدر جمہوریہ ایران سید محمد خاتمی نے اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ کیا کہ القاعدہ اور طالبان امریکہ کی مرضی اور سرپرستی کے سایہ میں پیدا ہوئے اور اس کے بعد فرمایا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے بہانے مذہبی جمہوریت اور عوام سالاری پر مبنی تحریک پر حملہ کرنا شروع کردیا ہے جس کے نتیجے میں صرف اسلامی دنیا میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے بشریت میں شدت پسندی کو تقویت حاصل ہوگی اور اس افراطی راہ وروش سے کسی کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

اپنی تقریر کے آخری حصہ میں حجت الاسلام خاتمی نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں ملک کو اتحاد، قومی اتفاق و وحدت کی ضرورت ہے لہٰذا ملک کے آئین کو نگاہ میں رکھتے ہوئے لوگوں کے جائز مطالبات کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

❁❁❁

مبلغ اشتراک

فی کاپی: ۳۰؍روپیہ: سالانہ ۱۰۰؍روپیہ

نوٹ: فصلنامہ راہ اسلام مبلغ اشتراک طلبہ واساتذہ اور تحقیقی مراکز سے وابستہ افراد کے لیے صرف پچاس روپیہ سالانہ ہے۔

ڈرافٹ صرف

DIRECTOR, IRAN CULTURE HOUSE

کے نام اور

NEW DELHI

کے کسی بنک میں قابل ادائیگی ہو۔